5

جنازہ اور دفن

سے متعلق بعض امور

غلام مصطفی رضوی

نوری مشن مالیگاؤں

ناشر:

تحریک نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Book name : Janaza Aur Dafan Se Mutalliq Baaz Unoor

Language : Urdu

Author : Maulana Ghulam Mustafa Razvi Sahab (Noori Mission Malegaon)

Hijri Date : 02 Rajab 1442 H

English Date : 15 February 2021(Monday)

Publisher : Tehreek Nizam e Mustafa (India) or TNM Official

Any Query, contact us : 9675801762 & 9720315389

Read another books, visit: archive.org/details/@tehreek_nizam_e_mustafa_

Also follow us on: Facebook | Instagram | Youtube | Twitter

About Us:

All Praise is to Allah the Exalted! The revolutionary organization of Ahlus Sunnah wal Jama'ah "Tahreek Nizam e Mustafa ﷺ" is constantly working for propagating the message of Ahlus Sunnah. And every work which it does is in the light of thoughts and views of Imam Ahmad Raza. It is an organization comprising of students from schools and colleges as well as seminaries (Madaris). The main aim of our organization is to preserve the beliefs of Ahlus Sunnah and the eradication of various ill practices in the society and regarding the same time and again various articles are published by us and along with it religious gatherings are organized. It is supplication to Allah the Exalted that he through the mediation of his Prophet (peace and blessings be upon him) blesses the members of this organization with true love of Islam and keeps them firm on the creed of Ahlus Sunnah wal Jama'ah and gives them success in their goals. Ameen.

TNM OFFICIAL

اسلام کی اکملیت کا یہ پہلو خاص طور پر لایق غور ہے کہ اس میں کوئی ایک گوشۂ حیات ایسا نہیں جس میں رہنمائی نہ ہو، بلکہ بعد از حیات بھی ایک ایک پہلو کا احاطہ کر لیا گیا ہے۔ رشتۂ حیات منقطع ہو جانے کے بعد بھی حقوق متعین ہیں، جن کی پاس داری کی تعلیم میت کے اقارب اور متوسلین کی ہے، اس تحریر میں ہم جنازہ سے متعلق بعض احتیاطیں اور ہماری ذمہ داریاں بیان کریں گے، ان شاءاللہ۔

جلدی کا حکم:

جنازہ جب قبرستان لے جانے کے لیے تیار ہو جائے تو دیر نہیں کرنی چاہیے بلکہ جلد از جلد قبرستان لے جانا چاہیے، دفنانے میں جلدی کرنے کا حکم دیا گیا ہے، چناں چہ بخاری شریف میں ہے،
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جنازہ لے جانے میں جلدی کرو۔ (مومن کی وفات، ص ۱۴۵)

جنازہ اٹھانے کا سنت طریقہ:

جنازہ اٹھانے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ ۴ شخص جنازہ اس طرح اٹھائیں کہ ہر شخص ایک پایہ لے، اگر صرف دو شخصوں نے جنازہ اٹھایا یعنی ایک نے سرہانے کے دونوں پائے اور دوسرے نے پائنتی

کے دونوں پائے اٹھائے تو اس طرح بلا ضرورت اٹھانا مکروہ ہے، اور اگر ضرورت یا مجبوری ہے تو حرج نہیں، مثلاً جگہ تنگ ہے کہ ۴ آدمی نہیں اٹھا سکتے تو ضرورت کی بنا پر ۲ آدمی اٹھا سکتے ہیں۔

(نفس مصدر، فتاویٰ عالم گیری، بہار شریعت)

کندھا دینا:

کندھا دینے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ چاروں پایوں کو کندھا دے، پہلے سرہانے کی طرف کے داہنے پائے کو کندھا دے، پھر پائنتی کی طرف کے داہنے پائے کو، پھر سرہانے کی طرف کے بائیں پائے کو، پھر پائنتی کی طرف بائیں پائے کو کندھا دے۔ حدیث شریف میں ہے کہ :

جو جنازہ لے کر چالیس قدم چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جائیں گے۔ ایک دوسری حدیث شریف میں ہے کہ : جو جنازہ کے چار پایوں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ اس کی حتمی یعنی کامل مغفرت فرما دے گا۔ (نفس مصدر، ص ۱۴۶

جنازہ لے چلنے کے آداب:

(۱) جنازہ لے چلنے میں چارپائی یعنی جنازہ کے پائے کو ہاتھ سے پکڑ کر کندھے پر رکھنا چاہیے، مال یاسامان کی طرح گردن یا پیٹھ پر لادنا مکروہ ہے، اس سے جنازے کے اکرام کا اندازا ہوتا ہے، کہ مسلمان کی میت احترام کی مستحق ہے۔

(۲) چھوٹا بچہ جس کو بہ آسانی گود میں اٹھایا جاسکے ایسے جنازے کو ایک شخص دونوں ہاتھوں میں اٹھا چلے اور یکے بعد دیگرے میت کو لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں۔(نفس مصدر، ص ۱۴۷)

(۳) فتاویٰ عالم گیری میں ہے: جنازہ لے چلنے میں سر آگے ہونا چاہیے۔

(۴) جنازہ معتدل تیزی سے لے چلیں، اتنا تیز نہیں چلنا چاہیے کہ میت کو جھٹکا لگے۔

(۵) ابوداؤد شریف کی حدیث ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنازہ کے ساتھ چلنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ دوڑنے سے کم تر چال ہو۔ (نفس مصدر، ص ۱۴۹)

(٦) جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو بہتر ہے کہ پیچھے چلیں، کسی وجہ سے آگے چلیں تو اتنا دور ہو کر چلیں کہ ساتھیوں میں شمار نہ ہوں۔

(۷) اگر سواری پر ہوں تو سواری کو جنازہ سے پیچھے رکھیں، سواری پر سوار جنازے کے آگے چلنا منع ہے۔

(۸) ترمذی شریف کی حدیث ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنازہ متبوع ہے، تابع نہیں۔ جو آگے چلے جنازہ کے ساتھ نہیں۔ (نفس مصدر، ص ۱۵۰)

(۹) جنازے کے ساتھ عورتوں کا جانا فتنہ ہے اور میت کے لیے باعث تکلیف۔

(۱۰) عام طور پر لوگوں میں مشہور ہے کہ جنازہ آتا دیکھ کر کھڑے ہو جانا چاہیے، اس بابت روایت بھی پیش کی جاتی ہے لیکن یہ منسوخ کے حکم میں ہے، مرأۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ کے حوالے سے مولانا عبدالستار ہمدانی لکھتے ہیں:

اولاً میت کے لیے کھڑا ہو جانے کا حکم تھا یا تو میت کی تعظیم کے لیے یا ساتھ چلنے والے فرشتوں کی یا موت کی گھبراہٹ کے اظہار کے لیے لیکن یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا۔ (نفس مصدر، ص ۱۵۶)

لٰہذا کھڑا ہونے سے احتراز چاہیے۔

(۱۱) جنازے کے ساتھ چلنے والوں کو خاموش رہنا چاہیے، دنیا کی باتیں نہ کریں، نہ ہنسیں، ذکر کرنا چاہے تو دل میں کرے بہ لحاظ زمانہ علمانے ذکرِ جہر کی اجازت دی ہے، اسی لیے کلمہ یا بارگاہ رسالت میں نعت و درود کی نذر پیش کی جاتی ہے۔

(۱۲) اللہ کا ارشاد ہے: جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے۔

(آل عمران: ۱۹۱)

ایک اور جگہ ارشاد ہے: اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔(سورۂ جمعہ:۱۰)

اس رو سے اللہ کا ذکر ہر حال میں مستحسن ہے، تو جنازہ کے ساتھ ذکر، کلمہ یا دعا و نعت سے مقصود اللہ کا ذکر ہے۔ رہی بات خاموش رہنے کی تو وہ اللہ کی یاد، حشر، موت سے متعلق غور و فکر کے لیے تھی، اور زمانہ ایسا بدلا کہ لوگ خاموش رہ کر بجائے آخرت کی فکر کہ دنیا میں غور کرنے لگے تو حکمت کے تحت اسلاف نے زبان سے کم آواز سے ذکر کی اجازت دی۔

(۱۳) جنازہ کے ساتھ نعت شریف بلند آواز سے پڑھنا جائز ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۱۵۸

بعض باتیں:

(۱) شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو ہاتھ لگا سکتا ہے اور کاندھا دے سکتا ہے عوام میں غلط مشہور ہے کہ شوہر کاندھا نہیں دے سکتا، ہاں اپنی مردہ بیوی کے جسم کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

(۲) جنازہ پر پھول ڈال سکتے ہیں، پھول تسبیح و تہلیل کرتے ہیں اس غرض سے ڈالیں تو حرج نہیں۔

(۳) عالم گیری میں ہے کہ: اگر جنازہ پڑوسی یا رشتہ دار یا کسی نیک شخص کا ہے تو اس جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

(۴) جو شخص جنازے میں شریک ہو اسے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہیے، اور نماز کے بعد دفن سے پہلے اولیائے میت یعنی میت کے قریبی رشتہ دار سے اجازت لے کر واپس ہو سکتا ہے اور دفن کے بعد اس اجازت کی بھی ضرورت نہیں۔(مومن کی وفات، ص ۱۷۰)

(۵) عالم گیری میں ہے: جنازہ جب تک زمین پر نہ رکھا جائے شامل ہونے والوں کو بیٹھنا مکروہ ہے، اور جنازہ زمین پر رکھ دینے کے بعد بے ضرورت کھڑا نہیں رہنا چاہیے۔

(٦) اسی میں ہے کہ: جنازہ اس طرح رکھیں کہ میت کا سر یا پاؤں قبلہ کی طرف نہ ہو بلکہ اس طرح آڑا رکھیں کہ میت کی داہنی کروٹ قبلہ کی طرف ہو۔(نفس مصدر)

نماز جنازہ:

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، یعنی اگر ایک شخص نے بھی پڑھ لی تو سب کے ذمہ سے فرض ادا ہو گیا اور اگر کسی نے بھی نہیں پڑھی تو جس جس شخص کو انتقال کی خبر پہنچی تھی اور انھوں نے نماز جنازہ نہ پڑھی وہ سب گنہ گار ہوئے۔ (نفس مصدر، ص ۱۷۳

ایک خرابی یہ دیکھی جا رہی ہے کہ لوگ میت کے ساتھ جاتے ضرور ہیں، بعض لوگ نماز نہیں پڑھتے، قبرستان میں بیٹھ کر ادھر اُدھر کی باتوں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور نماز سے جی چراتے

ہیں، یہ غلط ہے میت میں شرکت کی اور نماز نہیں پڑھی، بعض یہ عذر کرتے ہیں کہ ہمارا غسل نہیں، یا وضو نہیں، پہلی بات تو یہ کہ مسلمان اور ناپاک ہو؟ بے غسل کے رہنا یہ اسلامی فطرت کے خلاف ہے، طہارت فوراً حاصل کرنا چاہیے، اور بے وضو ہوں تو وضو بنا کر نماز جنازہ ضرور ادا کرنی چاہیے۔

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی حدیث شریف میں ہے:

جس مردے پر مسلمانوں کا ایک گروہ نماز پڑھے ان کی شفاعت اس (میت) کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ (نفس مصدر، ص۱۷۵)

نماز جنازہ میں آخری صف کو تمام صفوں پر فضیلت ہے، حدیث شریف میں ہے: جس جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی، اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ (الجامع للترمذی

توجہ طلب امور:

نماز جنازہ میں آخری یعنی چوتھی تکبیر کے بعد فوراً ہاتھ چھوڑ دے پھر سلام پھیرے۔

(نفس مصدر، ص۱۸۲)

بعض کا خیال ہے کہ بے نمازی کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھنا چاہیے یہ خیال غلط ہے۔ ہر مسلمان کے جنازے کی نماز فرض کفایہ ہے۔ جس نے خود کشی کی ہے اس کی بھی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور ایصال ثواب بھی کیا جائے گا۔ مرتد جس کے عقائد حد کفر تک پہنچ چکے ہوں اور گستاخ رسول کی نماز جنازہ پڑھنا حرام۔ ارشاد الٰہی ہے: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے رہنا، بے شک وہ اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق میں ہی مر گئے۔

(سورۂ توبہ: ۸۴)

مسلمان کی قبر کی تعظیم:

آج کل مسلم قبرستانوں کی بے حرمتی عام ہے، اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے مقابر مسلمین سے متعلق سوالات ہوئے تو ارشاد فرمایا: قبروں پر چلنے کی ممانعت ہے نہ کہ جوتا پہننا کہ سخت توہین اموات مسلمین ہے ہاں جو قدیم راستہ قبرستان میں ہو جس میں قبر نہیں اس میں چلنا جائز ہے، اگرچہ جوتا پہنے ہو۔ قبروں پر گھوڑے باندھنا، چار پائی بچھانا، سونا بیٹھنا سب منع ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ۴/۱۰۷)

دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں:

قبور مسلمین پر چلنا جائز نہیں۔ان پر پائوں رکھنا جائز نہں ن یہاں تک کہ ائمہ نے تصر یح فرمائی ہے کہ قبرستان میں جو نیا راستہ پیدا ہوا ہو اس میں چلنا حرام ہے،اور جن کے اقربا ایسی جگہ دفن ہوں کہ ان کے گرد قبریں ہو گئی ہوں اور اسے ان کی قبور تک،اور قبروں پر پائوں رکھے بغیر جانا ناممکن ہو،دور ہی سے فاتحہ پڑھے اور پاس نہ جائے۔(فتاویٰ رضویہ،۴/ ۱۰۷)

قبر پر نماز پڑھنا حرام، قبر کی طرف نماز پڑھنا حرام،اور مسلمان کی قبر پر قدم رکھنا حرام، قبروں پر مسجد بنانا یا زراعت (کھیتی) وغیرہ کرنا حرام۔(عرفان شریعت،۲/۲

اللہ تعالیٰ میت کے اکرام، حقوق کی ادائیگی اور فکرِ آخرت کی توفیق دے۔ ہمیں اپنے مرحومین کے لیے اعمالِ صالحہ کا ذوق بخشے،آمین۔